قادیانی نبی اور برطانوی نجومی

مولانا تاج محمدؒ

مسلمانوں اور قادیانیوں کے مابین جو مشہور مقدمہ جناب محمدؒ اکبر خان صاحب ڈسٹرکٹ جج ضلع بہاولپور کی عدالت میں دائر تھا۔ ۷ فروری ۱۹۳۵ء کو مسلمانوں کے حق میں اس کا فیصلہ ہوا اس مقدمہ میں نبی اور نبوت کی تعریف بھی زیر بحث آئی۔

محمدؒ اکبر خاں صاحب نے اپنے فیصلہ میں تحریر فرمایا کہ نبی اور مقام نبوّت کی جو تعریف میں نے ایک رسالہ میں پڑھی ہے۔ میرے خیال میں اس سے بہتر اور تعریف نہیں ہوسکتی آگے تحریر فرماتے ہیں کہ صاحب مضمون لکھتے ہیں کہ:

''ہم نبوت کی حقیقت اور ماہیت کو تو نہیں جان سکتے لیکن قرآن کریم نے مقام نبوت کا جو تصور پیش کیا ہے وہ اس قدر عظیم اور بلند ہے کہ ساری کائنات اس کے سامنے جھکی ہوئی نظر آتی ہے۔ نبوت کا مقام اس قدر عظیم المرتبت ہے کہ اس کے تصور سے روح میں بالیدگی' نگاہوں میں بصیرت' ذہن میں جلاء' قلب میں روشنی خون میں حرارت' بازوؤں میں قوت' ماحول میں درخشندگی' فضا میں تابندگی اور کائنات کے ذرہ ذرہ میں زندگی کے آثار نمودار ہو جاتے ہیں۔ نبی کا پیغام انقلاب آفرین' دین و دنیا کی سرفرازیوں اور سربلندیوں کا امین ہوتا ہے۔ وہ مردوں کی بستی میں صور اسرافیل پھونک دیتا ہے۔ اس سے قوم کے عروقِ مفلوج میں پھر سے خونِ حیات رقص کرنے لگ جاتا ہے۔ وہ اپنی ملّت کو زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے' وہ اپنی ہوشربا تعلیم اور محیّر العقول عمل سے باطل کے تمام نظام ہائے کہنہ کی بنیادیں اکھیڑ کر آئین کائنات کو ضابطہ خداوندی پر متشکل کر دیتا ہے۔ اس سے زندگی ایک نئی کروٹ لیتی ہے۔ آرزوئیں آنکھیں ملتی ہوئی اٹھتی ہیں۔ ولولے جاگ پڑتے ہیں۔ ایمان کی حرارتیں دلوں میں سوز اور جگر میں گداز پیدا کرتی ہیں۔ روح کی مسرتوں کے چشمے ابلتے

ہیں۔قلب وجگر کی نورانیت کی سورتیں پھوٹتی ہیں' تازہ امیدوں کی کلیاں مہکتی ہیں۔زندہ مقاصد کے غنچے چٹکتے ہیں اوراس خوش بخت قوم کا چمن دامان صد باغبان وکف ہزار گلفروش کا فردوسی منظر پیش کرتا ہے حکومت الٰہیہ کا قیام اس کا نصب العین اور قوانین خداوندی کا نفاذ اس کا منتہی ہوتا ہے۔ جب اس کے ہاتھ خدا کی بادشاہت کا تخت اجلال بچھتا ہے تو باطل کی لہر' طاغوتی طاقت' پہاڑوں کی غاروں میں منہ چھپاتی پھرتی ہے۔ جو روواستبداد کے قصر فلک بوس کے کنگرے سجدہ زیر ہو جاتے ہیں۔طغیان وسرکشی کے آتش کدے ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔وہ اپنے ساتھیوں کی قدوسی جماعت کے ساتھ اعلائے کلمۃ الحق کے لیے باہر نکلتا ہے تو فتح وظفر اس کا رکاب چومتی ہے۔شوکت وحشمت اس کے جلو میں چلتی ہے۔سرکشی اور خود پرست قوتیں اس کے خدائے واحد القہار کا کلمہ پڑھتی ہیں خدا اور اس کے فرشتے ان انقلاب آفرین ملکوتی کارناموں پر تحسین وتبریک کے پھولوں کی بارش کرتے ہیں۔"

مرزا غلام احمد قادیانی

اب ہمارے سامنے ایک کذاب مدعیٔ نبوت مرزا غلام احمد قادیانی آتا ہے۔جس کی ساری عمر انگریزوں جیسی ابلیسی سیاست کی حامل قوم کی غلامی کی تلقین وتاکید میں گذر جاتی ہے۔ جو ۲۳ برس تک اپنی باون کتب میں مدعی نبوت کو کاذب' کافر'لعنتی' مسیلمہ کذاب کا بھائی اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتا رہا۔مرنے سے چند برس پیشتر ۱۹۰۱ء میں کھلم کھلا نبوت کا دعویٰ کرتا ہے نبی اور نبوت کی تعریف کے چار معانی میں بیان کرتا ہے۔

۱- اپنی کتاب "چشمہ معرفت" کے ص ۱۸۰ پر لکھتا ہے۔

"ایسا شخص جس کو بکثرت ایسی پیش گوئیاں بذریعہ وحی دی جائیں یعنی اس قدر کہ اس کے زمانہ میں اس کی نظیر نہ ہو۔اس کا نام ہم نبی رکھتے ہیں۔کیونکہ نبی اس کو کہتے ہیں جو خدا کے الہام سے بکثرت آئندہ کی خبریں دے۔"

۲- دوسری کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" میں لکھتا ہے کہ:

"نبی ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی زبان میں مشترک ہے۔یعنی عبرانی میں اس لفظ کو "نابی" بھی کہتے ہیں۔اور یہ لفظ "نبأ" سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں خدا سے خبر پا کر

پیشگوئی کرنا...... پس میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں۔ تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔"

مرزا غلام احمد قادیانی بزعم خود اس وجہ سے نبی کہلانے کا مستحق ہے کہ اس نے کثرت سے پیشگوئیاں کیں۔ اور مرزا صاحب کے خیال کے مطابق وہ پوری ہو گئیں اور وہ اس وجہ سے نبی بن گیا۔ گویا نبی کا دنیا میں آ کر سوائے پیشگوئیاں کرنے کے اور کوئی کام ہی نہیں۔ جس کو دوسرے الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ گویا نبی بھی ایک بہت بڑا نجومی ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں لہٰذا بقول مرزا غلام احمد اگر دنیا میں آ کر نبی کا کام پیشگوئیاں کرنا ہے تو نبوت کا قصہ پاک ہو گیا اور نبوت ایک بے معنی چیز ہو کر رہ گئی۔

مرزا صاحب اربعین نمبر۴ میں لکھتے ہیں:

"مدعی کاذب کی پیشگوئی پوری نہیں ہوتی۔ یہی قرآن کی تعلیم ہے یہی تورات کی۔"

بطور نمونہ از خروارے مرزا صاحب کی چند پیشگوئیاں لیجئے۔

مرزا صاحب کی پیشگوئیاں

۱- مرزا صاحب نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور الہامی طور پر پیشگوئی کی کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے بعد بعض بابرکت عورتیں میرے نکاح میں آئیں گی۔ لیکن ۱۸۸۶ء کے بعد تادم مرگ مرزا صاحب کے نکاح میں ایک عورت بھی نہ آئی۔ پیشگوئی غلط ثابت ہوئی۔

۲- مرزا صاحب نے الہامی طور پر پیشگوئی کی کہ پیر منظور محمد کے گھر لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کے نو نام ہوں گے۔ لیکن لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی۔ جو مرزا صاحب کی رسوائی کا موجب بنی۔

۳- مرزا صاحب نے اپنی کتاب "تحفہ ندوہ" کے ص ۲ پر لکھا کہ:

"میرے لیے بھی اَسّی برس کی زندگی کی پیشگوئی ہے" لیکن مرزا صاحب ۷۰ ستر برس تک بھی نہ پہنچے۔ پیشگوئی غلط نکلی جو مرزا کی امت کی ذلت و رسوائی کا باعث بنی۔

۴- مرزا صاحب کا ایک الہام ''تذکرہ'' طبع اوّل ص ۳۸ پر درج ہے ''بکر و ثیب'' یعنی مرزا نے کہا کہ میرے خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ دو عورتیں تیرے نکاح میں لاؤں گا۔ ایک کنواری ہوگی دوسری بیوہ۔ (کنواری کے ساتھ تو ۱۸۸۴ء میں شادی ہوگئی) مرزا قادیانی ''تریاق القلوب'' ص ۳۴ پر لکھتے ہیں کہ کنواری بیوی سے تو اولاد موجود ہے۔ ''بیوہ کے الہام کا انتظار ہے'' لیکن زندگی بھر مرزا صاحب کا کسی بیوہ سے نکاح نہ ہوسکا۔

۵- جنوری ۱۹۰۳ء کو جب مرزا قادیانی کی بیوی حاملہ تھی تو اس نے اپنی کتاب ''مواہب الرحمٰن'' کے ص ۱۳۹ پر لکھا کہ میرے چار لڑکے ہیں۔ اور اب پانچویں کی بشارت اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ لیکن لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی۔ مرزا صاحب رسوا ہوئے۔

۶- مرزا صاحب نے ۸ اپریل ۱۹۰۵ء کو اشتہار دیا کہ میرے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ ایک قیامت خیز زلزلہ آئے گا۔ (تبلیغ رسالت جلد دہم ص ۹۷) ایک یوم بعد پھر لکھا کہ زلزلہ آئے گا۔ بیس یوم بعد پھر ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء کو اشتہار دیا کہ قیامت خیز زلزلہ آئے گا۔ دس یوم بعد ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء کو گھر کا سامان لے کر اپنے باغ میں چلے گئے زلزلے کا انتظار کرتے کرتے تھک گئے لیکن زلزلہ نہ آیا۔ اس کے نو ماہ بعد یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو اشتہار دیا کہ قیامت خیز زلزلہ جلد آنے کو ہے۔ آٹھ روز بعد ۹ مارچ ۱۹۰۶ء کو پھر اشتہار کے ذریعہ زلزلہ کی خبر دی۔ اس کے بائیس روز بعد ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء کو ایک نظم کے ذریعہ پھر قیامت خیز زلزلہ کی اطلاع دی۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے ص ۹۱ پر لکھا کہ میں نے آئندہ زلزلہ کی نسبت جو پیش گوئی کی ہے وہ کوئی معمولی پیشگوئی نہیں ہے۔ اگر میری زندگی میں اس کا ظہور نہ ہوا تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ لیکن مرزا صاحب کی زندگی میں کوئی زلزلہ نہ آیا۔ پیش گوئی غلط نکلی۔ مرزا صاحب ذلیل و رسوا ہوئے۔

۷- امرتسر شہر میں مرزا صاحب نے ۵ جون ۱۸۹۳ء کو پیشگوئی کی کہ پادری عبداللہ آتھم ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک پندرہ ماہ کے اندر اندر مر جائے گا۔ اگر پادری عبداللہ آتھم پندرہ

ماہ کے اندر نہ مرے تو (۱) مجھے ذلیل کیا جائے (۲) میرا منہ کالا کیا جائے (۳) میرے گلے میں رسہ ڈال کر مجھ کو پھانسی دی جائے۔ لیکن پادری آتھم مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق پندرہ ماہ کے اندر نہ مرا۔ تاریخ مقررہ پر عیسائیوں نے آتھم کا شاندار جلوس نکالا۔ جو مرزا صاحب کی انتہائی ذلت و رسوائی کا موجب بنا۔

انگلستان کا مشہور پیشین گو (نجومی)

اب ہم مرزا صاحب کے ہم عصر نجومی چیر یو کی پیشگوئیوں کو لیتے ہیں۔ جو سب سچی نکلی تھیں۔ ایک طرف قادیاں کا ''مدعی'' نبوت'' دوسری جانب انگلستان کا نجومی ہے۔

انگلستان کا مشہور پیشین گو جس کا اصلی نام کاؤنٹ لوئی ہیمن تھا۔ اس کا انتقال ۱۹۳۶ء میں ہوا۔ اس کی وفات پر تیج ویکلی ۱۵ دسمبر ۱۹۳۶ء ص ۶ پر ایک مضمون بعنوان ''چیر یو کی پیشگوئیاں'' شائع ہوا تھا۔ ہندوستان کے دوسرے رسائل کے علاوہ ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ ضلع سرگودھا نے ماہ جنوری ۱۹۳۶ء کی اشاعت میں اس مضمون کو ان الفاظ میں درج کیا۔

''ابھی چند ماہ گذرے ہیں کہ مشہور پیشین گو چیر یو جس کا اصلی نام کاؤنٹ لوئی ہیمن تھا فوت ہوا ہے۔ اس کی موت کے واقعہ نے بہت سی اہم پیشگوئیاں از سر نو دنیا کے سامنے پیش کر دی ہیں جو اس نے بعض برسر آوردہ شخصیتوں کے متعلق کی تھیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ چیر یو کی بہت سی پیشگوئیاں حرف بحرف سچی نکلیں۔ مگر یہ کسی کی سمجھ میں نہ آیا کہ اس پراسرار ہستی نے یہ قدرت اور طاقت کیونکر حاصل کی تھی۔ بہرحال اس کی چند پیش گوئیوں کا تذکرہ قارئین کی ضیافت طبع کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ چیر یو نے پیشگوئی کی تھی کہ لارڈ کچز کی موت پانی میں ڈوبنے سے ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۲۔ چیر یو نے پیش گوئی کی تھی کہ کنگ ایڈورڈ ہشتم اور مسز سمپسن کی محبت کے معاملات ان کی تاج پوشی کو خطرے میں ڈال دیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۳۔ چیر یو نے پیشگوئی کی کہ اٹلی کا بادشاہ همبر قتل ہوگا۔ یہ بالکل صحیح ثابت ہوا۔

۴۔ چیر یو نے پیشگوئی کی کہ کنگ ایڈورڈ ہفتم کی عمر ۶۹ برس ہے بالکل اسی طرح ہوا۔

۵- جولائی ۱۹۰۲ء میں کنگ ایڈورڈ ہفتم بیمار ہوئے اور زندگی خطرے میں تھی۔ ملکہ الگونڈرا نے چیریو کو بلوا کر دریافت کیا تو اس نے کہا کہ بادشاہ صحت یاب ہوں گے اور ان کی تاجپوشی ۹ اگست کو ہوگی۔ بالکل ایسا ہی ہوا۔

۶- کنگ ایڈورڈ ہفتم جب پرنس آف ویلز تھے تو انہوں نے ایک دن چیریو کو اپنے کتب خانہ میں بلوایا اور ایک شخص جس کا نام اور پتہ پوشیدہ رکھ لیا گیا۔ صرف تاریخ پیدائش چیریو کو دے کر اس کا مستقبل دریافت کیا گیا۔ چیریو نے جواب میں یہ الفاظ لکھ دیئے۔

''خواہ یہ کوئی شخص ہو، عمر بھر جنگ اور خون ریزیوں کی دہشت میں مبتلا رہے گا اور آخر کار ۱۹۰۷ء میں موت کا شکار ہوگا۔''

یہ شخص زارِ روس تھا جس نے خود چیریو سینٹ پٹرز برگ بلوایا اور اسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا مذکورہ بالا پرچہ دکھلایا۔ چیریو نے کہا کہ جو پیش گوئی اس نے کی ہے صحیح ثابت ہوگی۔ زار نے اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میں خوش ہوں کہ تم اپنے فیصلے پر اس طرح قائم رہتے ہو۔ چیریو نے جو کچھ کہا تھا بالکل سچ ثابت ہوا ۱۹۱۷ء کے انقلابِ روس نے زار اور اس کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔

۷- سینٹ پیٹرز برگ میں چیریو نے مشہور راہب راسپوٹین کے متعلق پیشگوئی کی کہ شاہی محل میں اس کا قتل ہوگا اور اس سلسلہ میں زہر خنجر اور گول تینوں چیزیں استعمال کی جائیں گی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ واقعہ دنیا کے لیے افسانہ بن گیا۔